محمد لیاقت
ریسرچ سکالر، پی ایچ ڈی اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
ڈاکٹر محمد الطاف یوسف زئی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، چیئرمین شعبۂ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
ڈاکٹر انتل ضیا
لیکچرار، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی، پشاور

غیر مسلم اُردو اُدباء اور اسلامی اقدار

Muhammad Liaqat
PhD Urdu Research Scholar, Hazara University, Mansehra.
Dr. Muhammad Altaf Yousaf Zai
Associate Professor, Chairperson Urdu Department, Hazara University, Mansehra.
Dr. Antal Zia
Lecturer, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar.

Non-Muslim Urdu Writers and Islamic Values

The range of topics of Urdu literature is quite broad. Urdu poets and writers added various genres to Urdu literature. They presented social and religious values in several ways. Islam is a universal religion. It has a supreme law for human values. Its universal teachings inspired people all over the world. Muslim scholars and writers presented Islamic values in their religious devotion, but it is also interesting that many non-Muslim writers also took a deep interest in the study of Islamic teachings. We can divide the non-Muslim poets and writers who were attracted to Islamic teachings into two groups. One group among them is those whose work was to increase their status by highlighting only defects from Islamic teachings and to undermine the reputation of Islam. on the other hand, there are numerous impartial scholars and writers who have not only recognized the true sense of Islam they also took advantage of inspiring teachings of Islam and made them part of his creations. Of course, these efforts of non-scholars are commendable and their work is therefore more useful. That it provides an opportunity for non-Muslims to

understand the religion of Islam in detail by bringing them closer to Islamic thoughts. In this article, these attributes of non-Muslims have been highlighted in detail.

Key Words: *Non Muslims, Islamic values, Religion, Urdu-literature.*

اُردو ادب میں اسلامی تعلیمات کے حوالے سے بہت سا ذخیرہ موجود ہے۔ مسلمان شعراء اور اُدباء نے مذہبی عقیدت کے پیش نظر اُردو کی مختلف اصناف کے ذریعے اسلامی اقدار کو نمایاں کیا۔ لیکن یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم شعراء واُدباء کی ایک بڑی تعداد نے بھی اسلام اور اسلامی تعلیمات کو موضوع بنایا ہے۔

غیر مسلم اُدباء نے جن اسلامی موضوعات پر قلم اٹھایا ان میں قرآن مجید، انبیائے کرام اور بزرگانِ دین کی سیرت اوران کی تعلیمات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ بعض غیر مسلم اُدباء کا مقصد اسلام اور اسلامی تعلیمات میں نقائص نکال کر اس کی ساکھ کو نقصان پہنچانا تھا لیکن انھیں اپنے مقصد میں اس لیے کامیابی حاصل نہیں ہوئی کہ انھی غیر مسلم اُدباء میں بعض لوگوں نے غیر جانبداری کا دامن تھامتے ہوئے کشادہ دلی سے نہ صرف اسلام کی عظمت کو تسلیم کیا بلکہ انھوں نے اسلام کی بعض تعلیمات کو اپنی کتب میں بھی مناسب مقام دیا۔ اورنگ زیب اعظمی کی رائے میں:

> "غیر مومنین و مسلمین میں ایک ایسی جماعت بھی گزری ہے جس نے اس کی حقانیت وصداقت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی بہترین تعلیمات کو اپنایا ہے اوراپنے ہم مشربوں کو ایسا کرنے بھی ابھارا بھی ہے" (۱)

غیر مسلم اُدباء کی یہ سوچ اور ان کا یہ طرزِ عمل اسلام کے ایک عالمگیر مذہب ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ اسی لیے تو یہ لوگ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ بعض اسلامی اقدار کو اپناتے ہوئے دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ غیر مسلم اُدباء کی اس کاوش کا فائدہ یہ ہوا کہ غیر مسلم لوگ اسلام میں دلچسپی لینے کے باعث اسلامی فکر کے قریب ہوتے گئے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید کے مطالعے میں پوری دنیا کے لوگوں نے دلچسپی لی لیکن بطورِ خاص ہندوستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے لوگوں نے شروع ہی سے اس کی تعلیمات میں بھرپور دلچسپی لی۔ ۱۸۸۳ء میں ہندوستان کے ایک راجہ مہروک بن رائق نے اس مقدس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر سورۂ یٰسین تک ایک عالمِ دین سے اس کا ترجمہ کروایا اور اس کے بعد بہت سے ہندو علماء نے

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اس سے اپنی گہری دلچسپی اور وابستگی کا عملی ثبوت دیا وزیر حسن نے " ہندو علماء و مفکرین کی قرآنی خدمات " کے عنوان سے جو کتاب تحریر کی اس میں انھوں نے بہت سے ہندو علماء و مفکرین کی قرآنی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کتاب میں ایک جگہ وہ لکھتے ہیں۔

> " غیر مسلم ہندوستانی علماء کی ایک اچھی خاصی تعداد نے نہ صرف قرآن کو عزت کی نگاہ سے دیکھا بلکہ انھوں نے قرآنی تعلیمات وافکار کو سمجھنے میں دلچسپی کا ثبوت بھی فراہم کیا۔ ان میں سے بہت سوں نے اپنی تصانیف میں ان افکار وآراء کو جگہ دی جب کہ ایک اچھی تعداد نے قرآن سے متعلق غیر جانبدارنہ منصفانہ کام کیا۔ " (۲)

یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ ان غیر مسلم علماء نے اپنے مذہب کو بالائے طاق رکھ کر اسلامی تعلیمات کے بیان میں غیر جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھیں اپنی کتب میں مناسب جگہ دی۔

پرکاش دیونے "حضرت محمد ﷺ کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی ہے جس میں انھوں نے آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ کا ذکر کر کے ان سے اپنی بھرپور عقیدت کا اظہار کیاہے۔ پرکاش دیونے حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے حوالے سے جو انداز اپنایاہے اس طرح کی عقیدت کا اظہار اس سے قبل کسی ہندو کی کتاب میں نہیں ہوا۔ یہاں ان کی کتاب کا ایک اقتباس پیش کیا جاتاہے جس سے ان کی عقیدت کا اظہار ہوتاہے:

> " محمد ﷺ صاحب ----فرماتے ہیں ہر نیک کام خیرات ہے۔ بھولے کو راستہ بتلانا ، اندھے کی مدد کرنا، راستہ میں پتھر اور کانٹوں کو اٹھادینا، پیاسے کو پانی پلانا، یہ سب خیرات ہیں---- محمد ﷺ صاحب کی اس نیک اور مؤثر تعلیم سے یہودی اور نصرانی بھی ایمان لائے۔ " (۳)

اس اقتباس میں پرکاش دیونے حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے کچھ پہلو پیش کیے۔ ان کے خیال میں حضرت محمد ﷺ کے مثالی اخلاق کی بدولت بہت سے غیر مسلم دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے انھوں نے جہالت اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے عرب معاشرے کو سدھارنے اور انھیں سیدھا راستہ دکھانے کے حوالے سے حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کا مثالی قرار دیا۔ سندر لال نے بھی "حضرت محمد ﷺ اور اسلام " کے حوالے سے ایک جامع کتاب تحریر کی جس میں انھوں نے حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ، عربی معاشرت اور مختلف اسلامی واقعات کا

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ذکر کیا۔ اپنی اس کتاب میں وہ ایک مقام پر حضرت محمد ﷺ کے دعوت تبلیغ کے انداز کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"ان کی ساری زندگی میں ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی جس میں انھوں کبھی کسی کو بھی تلوار کے "زور سے یا کسی طرح کا دباؤ ڈال کر اپنے دھرم میں شامل کیا ہو اور نہ انھوں نے کسی قبیلے یا گروہ کو اپنے دھرم میں لانے کے لیے کبھی کسی پر چڑھائی کی (۴)"

سندر لال کا یہ اقتباس ان لوگوں کو آئینہ دکھانے کے لیے کافی ہے۔ جن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اسلام کو تلوار کے زور پر پھیلایا گیا ہے۔ انھوں نے جو کچھ لکھا وہی حقیقت ہے اور یہی قرآن بھی بتاتا ہے اور دنیا کے بہت سے غیر جانبدار مصنفین بھی اس سچ کو تسلیم کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا نثری کتب کے علاوہ اُردو شاعری خاص طور پر اُردو نعت کے حوالے سے بھی غیر مسلم شعراء کی خدمات لائق تحسین ہیں ہندوستان بھر کے بہت سے غیر مسلم شعراء نے اُردو میں حمد اور نعتیں لکھ کر اُردو شاعری کے فروغ میں نمایاں حصّہ لیا پروفیسر فاروق احمد کے خیال میں:

"مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں نے بھی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کے فروغ میں حسبِ توفیق سرگرم حصّہ لیا۔" (۵)

غیر مسلم شعراء کی ایک بڑی تعداد نے بھی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کے فروغ میں اپنی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ غیر مسلم شعراء کا نعت گوئی کی طرف متوجہ ہونے کا سب سے بڑا سبب حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ اور ان کا حسنِ اخلاق ہے۔ لچھمی نرائن شفیق کا معراج نامہ اور راجہ مکھن لال مکھن کا نعتیہ کلام حضور اکرم ﷺ سے گہری عقیدت کے نمونے ہیں۔ مسلمان شعراء کی طرح ہندو بھی اپنی کتب میں حمد کے بعد نعتیہ اشعار تحریر کرتے تھے۔ پنڈت دیا شنکر نسیم کی مثنوی اور منشی طوطا رام کی "داستان امیر حمزہ" میں اس طرح کی مثالیں بڑی آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہیں۔ غیر مسلم شعراء کی ایک کثیر تعداد نے حمد، نعت اور واقعات کربلا کے ضمن میں اشعار تحریر کیے۔ اس حوالے سے دیپک بُدکی کے الفاظ توجہ طلب ہیں:

"شاعری کے میدان میں ان گنت غیر مسلم شعراء کے نام لیے جا سکتے ہیں۔۔۔ انھوں نے اللہ، اس کے رسول ﷺ اور شہدائے کربلا کی مدح خوانی میں بھی بے مثال حمد، نعت، منقبت، سلام اور مرثیے قلمبند کیے" (۶)

دیپک بُدکی کی رائے بالکل درست ہے اس لیے کہ اُردہ شاعری پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ بہت سے غیر مسلم شعراءنے اپنی کتب میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد بڑی عقیدت سے نعتیں، منقبت اور سلام تحریر کیے شکیل احمد سلفی نے بھی اس حوالے سے اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں

"غیر مسلم شعراء نے بھی بڑی تعداد میں نعتیں کہی ہیں۔ چنانچہ بیشتر شعراء کے مجموعہ کلام کے آغاز میں نعتیں موجود ہیں۔" (۷)

اُردو شاعری کے مختلف ادوار میں غیر مسلم شعراء کی ایک بڑی تعداد نے شاعری کی مختلف اضاف میں حمدیہ اور نعتیہ اشعار تحریر کیے یوں تو ان غیر مسلم شعراء کا تذکرہ یہاں ممکن نہیں البتہ چند شعراء کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے جن میں منشی شنکر لال، راجہ مکھن لال مکھن، مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ، دلورام کوثری، جگن ناتھ آزاد، پیارے لال رونق، کچھمی نرائن سنحا میر ٹھی، کالیداس گپتار ضااور اوم پرکاش وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ نور احمد میر ٹھی نے اپنی کتاب " بہر زمان بہر زباں ﷺ ، میں ۳۳۶ جبکہ پروفیسر عبد المنان طرزی نے اپنی تالیف " نعت گویان غیر مسلم " میں ۳۷۲غیر مسلم نعت گو شعراء کی تفصیل پیش کی ہے ان شعراء کے علاوہ اور بھی بہت سے غیر مسلم شعراء ہیں۔ جنھوں نے نعت کو موضوع بنا کر حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کے حوالے سے بہت سی اسلامی اقدار کا ذکر کیا۔ اُردو شاعری کے علاوہ اُردو کے افسانوی ادب خصوصاً اُردو افسانے اور ناول میں بھی بہت سے غیر مسلم اُدباء کی تحریروں میں بھی اسلامی تعلیمات کے حوالے ملتے ہیں ۔ افسانہ نگاروں میں پریم چند، برجموہن دتاتریہ کیفی ، پنڈت سدرشن، اوپندر ناتھ اشک، کرشن چندر، راجندر سنگھ بیدی ۔۔ رام لال، نریندر لوتھر وغیرہ اور ناول نگاروں میں سرشار، پریم چند، بیدی، اوپندناتھ اشک، سوشیل کمار، کشمیری لال ذاکر، ہرچرن چاولہ، جوگندر پال اور رام لال وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ ان افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں کی تحریروں میں ایمانیات، اسلامی عبادات، شعائر اسلام اور اخلاقیات ومعاشرت کے حوالے سے بہت سی مثالیں آسانی سے تلاش کی جاسکتی ہیں۔ افسانہ نگاروں میں منشی پریم چند کا نام نمایاں ہیں اُن کے افسانے اسلامی اقدار کے ذکر سے بھرے پڑے ہیں انھوں نے مختلف اسلامی کرداروں کا سہارا لے کر بہت سی اسلامی عبادات اور اخلاقیات کا ذکر کر ڈالا۔ ان کی اسلامی تعلیمات سے دلچسپی کا سب سے بڑا حوالہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنی بعض کہانیوں کے نام ہی اسلامی رکھے۔ پریم چند کے علاوہ کرشن چند کے ہاں بھی اسلامی اقدار کا بیان ملتا ہے ان کے افسانہ "ان داتا" کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"ہاں تو جب یہ ننھی سی بچی پیدا ہوئی۔ اس وقت بھات روپے کا ایک سیر تھا۔ لیکن ہم لوگ اس پر بھی خدا کا شکر بجالاتے تھے۔" (۸)

مندرجہ بالا اقتباس میں شکرِ خداوندی کا ذکر موجود ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان پر اپنا کرم فرماتا ہے اور اسے کوئی دنیاوی نعمت میسّر آتی ہے تو وہ اس پر اپنے ربّ کا شکر بجالاتا ہے یہی ایک مسلمان کی شان ہے اور اوپر کے اقتباس میں بھی واحد متکلم کہتا ہے کہ جب بھات روپے کا ایک سیر تھا ہم لوگ اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے۔ علاوہ ازیں اس افسانے میں زندگی اور موت کا بھی اسلامی تصّور موجود رہے جیسے:

"ماں باپ کا زندہ رہنا یا مر جانا ایک خدائی امر ہے۔" (۹)

ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ زندگی اور موت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس افسانے کا کردار بھی زندگی اور موت کے بارے میں اسی طرح کے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ماں باپ کی زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی افسانے میں ایک اور مقام پر ایک کردار دعا بھی مانگتا ہے۔

"میں ہاتھ جوڑ کر دعا مانگنے لگا۔ اے خالق ارض وسما اس معصوم بچی کی طرف دیکھ کیا تیرے دربار میں اس کے لیے دُودھ کی ایک بوند بھی نہیں۔" (۱۰)

دعا ایک اسلامی عبادت ہے جسے عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔ جب بھی کوئی مسلمان مشکل حالات سے دوچار رہوتا ہے تو وہ مدد کے لیے اپنے ربّ کو پُکارتا ہے اس افسانے کا واحد متکلم بھی قحط کی صورتحال میں معصوم بچی کی بھوک کے پیش نظر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اس کے حال پر رحم فرما۔ کرشن چندر کی طرح ہمت رائے شرما کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ کی شان بیان ہوئی ہے۔ وہ اپنے ایک افسانے "ہندو مسلمان" میں دین محمد ﷺ اور دھرم پرکاش کی زبانی کہتے ہیں:

"ہاں ہاں، ہمارا بھگوان بہت بلوان ہے۔ دھرم پرکاش نے بات کا رُخ بدلنے کے لیے کہا"

اجی ہمارا اللہ میاں سب سے بڑا ہے۔ تمھارے بھگوان سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔" (۱۱)

اس اقتباس میں ہندو اور مسلمان دو کرداروں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ دھرم پرکاش اپنے بھگوان کی تعریف کر رہا ہے لیکن دین محمد اللہ تعالیٰ کو سب سے افضل قرار دے رہا ہے۔ افسانہ "مرگ نینی" میں رمضان شریف، روزہ اور اللہ اکبر جیسے الفاظ کا بیان ملتا ہے اور یہ سب اسلامی قدریں ہیں۔ مثلاً

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"بھگوئے ہوئے آنچل کو اب اس نے رمضان علی کہار کے منہ میں نچوڑنا چاہا۔۔۔ "نا بہن ۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔ آج کل رمضان شریف ہے اور تیرا رمضان بھائی اس وقت بھی روزے سے ہے۔۔۔ دُور بہت دُور کسی مسجد سے اللہ اکبر کی صدا آئی کسی بندے نے اپنے مالک کو یاد کیا ہوگا۔۔۔۔" (۱۲)

اس افسانے میں رمضان شریف، مسجد، آذان اور اللہ اکبر جیسے الفاظ کا ذکر ملتا ہے افسانہ نگار اسلامی عبادت کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہے۔ ان کے خیال میں ایک مسلمان مر تو سکتا ہے لیکن ایک حد تک اللہ تعالیٰ کے حکم سے انحراف کرکے روزہ نہیں توڑ سکتا یہی وجہ ہے کہ رمضان علی مرنے کے قریب ہے لیکن جب نینی اس کے منہ میں پانی ڈالنا چاہتی ہے تو وہ اُسے اس لیے منع کر دیتا ہے کہ وہ اس وقت روزہ کی حالت میں ہے۔ اس اقتباس میں افسانہ نگار نے اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد کا بھی ذکر کیا ہے کہ اس میں جاکر اللہ کے بندے اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرکے دوسرے مسلمانوں کو نماز کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہمت رائے شرما نے اللہ اکبر الفاظ شعوری طور پر استعمال کیے ہیں۔ انھوں نے ایک جگہ اس بات کا حوالہ بھی دیا کہ انھیں ایک رسالے کے ایڈیٹر نے اللہ اکبر کے الفاظ حذف کرنے کی شرط پر کہانی شائع کرنے کا بھی وعدہ کیا لیکن انھوں نے ایڈیٹر کی اس شرط سے اتفاق نہیں کیا اور اپنی کہانی سے یہ الفاظ ختم نہیں کیے۔ افسانہ نگاروں کے علاوہ اُردو ناول نگاروں کے ہاں بھی بہت سی اسلامی اقدار کا بیان ملتا ہے۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار کے ناول" فسانۂ آزاد" پر نگاہ ڈالیے تو اس میں بھی بہت سے مقامات پر اسلامی تعلیمات کے حوالے مل جاتے ہیں مثلاً:

"۔۔۔ واللہ۔۔۔ ماشاء اللہ۔ ثم ماشاء اللہ۔۔۔ اللہ۔۔۔ خدا۔۔۔ اللہ۔۔۔ چھمی جان -لاحول ولا قوۃ۔۔۔ خدا کی قسم۔۔۔ اللہ۔۔۔ واللہ۔۔۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔۔۔ اللہ۔۔۔ خدا۔۔ خدا۔۔۔ واللہ۔۔۔ اے سبحان اللہ۔۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔۔ السلام علیم۔۔۔ نماز۔۔ وضو۔ الاعمال بالنیات۔۔۔ مؤذن۔۔۔ مسجد۔۔۔ اللہ اکبر۔۔۔ جانماز۔۔۔ نماز۔۔۔" (۱۳)

اگرچہ ناول کا انداز مزاحیہ ہے اور ناول نگار نے طنز و مزاح سے کام لیتے ہوئے اپنے اس ناول کو دلچسپ بنایا ہے۔ لیکن ہم دیکھ سکتے ہیں کہ انھوں نے اپنے اس ناول میں بہت سے مقامات پر قرآن پاک کی آیات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ، ماشاء اللہ، ثم ماشاء خدا کی قسم، خدا ہی خیر کرے، سبحان اللہ، السلام علیکم، اللہ اکبر، وضو، نماز اور جانماز کا ذکر کیا اور یہ تمام الفاظ اسلامی تعلیمات سے متعلق ہیں۔ منشی پریم چند کے ناولوں تو جا بجا اسلامی کردار،

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اسلامی معاشرت اور انسانی اقدار کا تذکرہ ہوا ہے ان کے ناولوں میں توحید، رسالت، آسمانی کتب، ملائکہ، آخرت تعدیر، نماز، روزہ، حج، دعا، ذکر، صدقات وخیرات، قربانی، شکر اور اخلاقِ حسنہ اور اخلاق زمیمہ سے متعلق بہت سے مسلمان کرداروں کی گفتگو موجود ہے۔ پریم چند نے ان اسلامی اقدار کو پیش کرنے کے لیے بہت سے مسلمان کرداروں کا سہارا لیا۔ ان کے ناول "پردۂ مجاز" میں قربانی سے قبل ایک آدمی مولوی صاحب سے کہتا ہے۔

"جناب آپ بسم اللہ کیجیے، دھمکیوں کے سامنے مصالحت نہیں ہوتی۔" (۱۴)

مسلمان کوئی بھی کام شروع کرنے سے قبل بسم اللہِ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہیں۔ اس ناول میں مسلمان گائے کی قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو انھیں ایسا کرنے سے روکتے ہیں اس پر ایک آدمی مولوی صاحب سے کہتا ہے کہ آپ بسم اللہ کر کے قربانی کریں کیونکہ یہ لوگ ہمیں دھمکی دے رہے ہیں اور دھمکیوں کے سامنے مصالحت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ پریم چند کے ایک ناول "میدان عمل" میں امر کانت کی زبانی کلمے کا اقرار بھی ہوا ہے۔ مثلاً امر کانت کہتا ہے:

"تو میں اسی وقت ایک مولوی کو بلا کر کلمہ پڑھ لوں گا مجھے اسلام میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جسے میرا ضمیر قبول نہ کرتا ہو۔ حضرت محمد ﷺ کو خدا کا رسول مان لینے میں مجھے کوئی عذر نہیں" (۱۵)

امر کانت ایک مسلمان لڑکی سکینہ سے محبت کرتا ہے۔ اس کا ایک دوست سلیم اس سے کہتا ہے کہ اگر تم اس لڑکی سے شادی کا ارادہ رکھتے ہو تو تمھیں سب سے پہلے اسلام قبول کرنا پڑے گا اس پر امر کانت اس سے کہتا ہے کہ میں فوراً مولوی کو بلا کر کلمہ پڑھ لوں گا۔ اس اقتباس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ پریم چند کلمے کے مفہوم سے اچھی طرح واقف ہیں اور وہ حضرت محمد ﷺ کو خدا کا رسول بھی تسلیم کرتے ہیں۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار اور پریم چند کی طرح کرشن چندر کے ناول "شکست" میں بھی داڑھی اور نماز کا ذکر ہوا ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

"نائب تحصیلدار علی جو ایک دلچسپ انسان تھا۔۔۔۔ سانولا رنگ۔۔۔ داڑھی پانچوں وقت نماز ادا کرتا تھا" (۱۶)

اس اقتباس میں ایک طرف داڑھی یعنی سنت رسول ﷺ کا اور دوسری طرف پانچ وقت کی نماز کا ذکر موجود ہے۔ مسلمان داڑھی بھی رکھتے ہیں اور پانچوں وقت کی نماز بھی ادا کرتے ہیں۔ اس ناول کا علی جو ایک مسلمان

کردار ہے۔ اس نے داڑھی بھی رکھی ہوئی ہے اور پانچوں وقت کی نماز بھی ادا کرتا ہے۔ اوپندر ناتھ اشک نے اپنے ناول "برف کا درد" میں وضو اور نماز کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

"حسن دین کے جی میں آئی کہ وہ نالے کے پانی میں وضو کر کے فجر کی نماز پڑھے۔ یہ عجیب بات ہے کہ خدا کی ہستی میں پختہ اعتقاد رکھتے ہوئے بھی وہ نماز، روزے اور صوم وصلوٰۃ کا اتنا پابند نہ تھا، کڑی مشقت اسے اس بات کا موقع ہی نہ دیتی تھی کہ وہ پانچ بار نماز پڑھے۔"(۱۷)

یہاں ناول نگار نے مسلمانوں کی ایک کمزوری بھی بیان کی ہے کہ بعض لوگ خدا کی ذات پر کامل یقین رکھنے کے باوجود بھی نماز پنجگانہ کا اہتمام نہیں کرتے جس طرح کہ اس ناول کا کردار حسن دین نماز کے معاملے میں کوتاہی برتتا ہے۔ لیکن یہاں ناول نگار نے یہ ضرور بتا دیا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھتے ہیں روزے رکھتے ہیں اور وضو کر کے نماز کی صورت میں اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے اور سب کی مصیبتوں سے بخوبی آشنا ہے۔ مثلاً:

"خدائے دوجہاں سب کے دل کی بات جانتا ہے سب کی مصیبت کو سمجھتا ہے۔" (۱۸)

ناول نگار نے حسن دین کے کردار کے ذریعے اس بات کی وضاحت کر دی کہ اللہ تعالیٰ ہر راز سے خوب واقف ہے اور وہی سب کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو سمجھتا ہے اسی لیے وہ ہر رات کلمہ پڑھ کر دعا بھی مانگتا ہے۔

"اسے یقین تھا کہ خدا اس کی کی تکلیف کو خوب سمجھتا ہے اور اس لیے وہ سوتے وقت کلمہ پڑھ کر اور دعا مانگ کر ہی صبر کر لیتا تھا۔" (۱۹)

ناول نگار کے نزدیک مسلمان خدا کی ذات کو سب سے افضل سمجھتے ہیں اس کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اپنی زندگی کی مشکلات میں اسے ہی مدد کے لیے پکارتے ہیں حسن دین بھی ایسا ہی کرتا ہے اسے پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔ اوپندر ناتھ اشک نے ایک اور جگہ وضو کرنے کا پورا طریقہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جیسے:

"اس نے نالے کے پانی میں پہلے ہاتھ دھوئے پھر ادک میں پانی بھر کر اُسے تین بار سونگھا پھر تین بار گُلا کیا۔ پھر تین بار منہ دھویا۔ پھر تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، پھر چلو میں پانی بھر چھڑک کے لیے ہاتھوں کو منہ، ناک، ماتھے کے اوپر سے باسوں پر لے جانا اور کان میں

اُنگلیاں پھیرتے ہوئے مسح کیا۔ پھر تین بار دائیں بائیں پیر دھوئے اور یوں حسبِ قاعدہ وضو کر کے۔۔۔۔اس نے وہ کمبل جو گلے سے لپٹا تھا زمین پر بچھایا اور فجر کی نماز پڑھنے لگا۔" (۲۰)

مسلمان نماز سے قبل وضو کرتے ہیں اور اس کے بعد پاک صاف جگہ میں نماز ادا کرتے ہیں ۔ ناول نگار نے حسن دین کے کردار کے ذریعے فجر کی نماز سے سے قبل وضو کا پورا طریقہ بتلایا ہے اور پھر یہ بھی بتایا کہ نماز پڑھنے کے لیے پاک صاف جگہ کا ہونا ضروری ہے اسی لیے اس نے حسن دین کے گلے سے لپٹے کمبل کو زمین پر بچھاتے ہوئے دکھایا ہے۔ ناول نگار اس حقیقت سے بھی واقف ہے کہ مسلمان نماز کے بعد االلہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں اسی لیے تو حسن دین بھی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی کامیابی کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔

"۔۔۔نماز پڑھ کر اُس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگی کہ اے پروردگار میں تیرا غریب بندہ ہوں گنہگار ہوں میں بے کار ہوں لیکن تو غریب نواز ہے بخش ہار ہے اور کارساز ہے۔"(۲۱)

حسن دین کو کئی دنوں سے سواری نہیں ملتی۔ وہ اپنے حالات سے سخت پریشان ہے اس لیے جب وہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری کر دیتا ہے۔ ایک اور موقع پر بھی جب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

"یا خدا! آج ہر نام سنگھ کو ڈیوٹی پر بھیج دے۔" سلام حضور۔۔۔" دُور ہی سے ہر نام سنگھ کو دیکھ کر دانت نکوستے ہوئے وہ قدرے جھک گیا۔" (۲۲)

ناول کا کردار حسن دین جب ہر نام سنگھ کے آنے کے لیے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کے ساتھ ہی نام سنگھ نمودار ہو جاتا ہے۔ یوں اس خواہش کی تکمیل پر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔

"اس نے دل ہی دل میں خدا کا شُکر ادا کیا۔" (۲۳)

ناول نگار نے یہ بتانے کی کوشش کی کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کرم فرماتا ہے تو اس کا نیک بندہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ حسن دین بھی اپنی دلی خواہش پوری ہونے پر اپنے ربّ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کشمیری لال ذاکر، ہر چرن چاولہ اور جوگندر پال کے ناولوں میں بھی بعض اسلامی تعلیمات کے حوالے ملتے ہیں کشمیر لال ذاکر کے ناول "کرماں والی" میں امانت کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً

"یہ سب کچھ میرے پاس امانت ہے واپس آکر ایک ایک چیز سنبھال لینا فیضے" (۲۴)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اس ناول میں جب فیضے اور کرمو اپنا سب کچھ رام سرن کے حوالے کر کے جارہے ہوتے ہیں تو رام سرن ان کے سامان کو اپنے پاس امانت سمجھ کر رکھ لیتا ہے اور انھیں تسلی دیتا ہے کہ ان کی واپسی تک ان کا یہ سامان اس کے پاس بطورِ امانت رہے گا اور وہ واپس آکر اپنے سامان کو اسی حالت میں لے بھی سکتے ہیں۔ اسی ناول میں ایک مقام پر خدا پر بھروسہ رکھنے کی تاکید بھی کی گئی ہے۔

"کرمو بہن۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ تم لوگ کچھ ہی دنوں میں لوٹ آؤ گے۔" (۲۵)

فیضے اور کرمو بحالت مجبوری اپنے گھر کو چھوڑ کر جارہے ہوتے ہیں۔ دونوں انتہائی اداس ہوتے ہیں جبکہ اس موقع پر رام سرن ان کو حوصلہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھو اور تم دونوں بہت ہی جلد اپنے گھر کو واپس آجاؤ گے۔ ہرچرن چاولہ نے اپنے ناولوں میں ہندوستانی معاشرت کے ضمن میں بعض مقامات پر اسلامی تعلیمات کا بھی ذکر کیا ان کے ایک ناول "درندے" کے ایک اقتباس میں حضور اکرم ﷺ کے حسنِ اخلاق کو انھوں نے اس طرح بیان کیا ہے:

"حضرت محمد ﷺ نے جب وہ مکہ میں داخل ہوئے تھے تو انھوں نے حکم دیا کسی بھی دشمن سے بدلہ مت لو۔ کسی کو بھی اُن کے گھروں سے مت نکالو۔۔۔ اپنے چھوڑے ہوئے گھر تھے مگر رسول ﷺ کی تعلیم یہ تھی کہ اُن کو ہاتھ نہ لگایا جائے" (۲۶)

اس ناول میں علی دوسرے کرداروں کو بتاتا ہے کہ گاندھی نے ہندوستان کے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کیا۔ لیکن وہ انھیں باور کرواتا ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ گاندھی سے قبل انسانی حقوق کے حوالے سے عظیم کام کس ہستی نے کیا؟ اس پر تمام لڑکے خاموش ہو جاتے ہیں اور یوں علی اس محفل میں حضرت محمد ﷺ کی عظمت اور اسلام کے نظامِ عدل وانصاف کا ذکر کر کے انھیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ جوگندرپال کے ناول "خواب رو" کے دو کردار منواچوکیدار اور دیوانے مولوی صاحب کے درمیان ملاقات ہوتی ہے۔ یہ دونوں کردار ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے سلام کرتے ہیں:

"اُس رات پہلے تو منواچوکیدار کسی سے ٹکرا کر اچھل کے پیچھے ہٹ گیا اور پھر جو چکا چوند دیکھا کہ یہ تو اپنے ہی دیوانے مولوی صاحب ہیں تو ہو بڑے ادب سے گویا ہوا۔ "سلاماں لیکم مولبی ساب" "وعلیکم السلام، منوا" (۲۷)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اسلامی معاشرت میں جب بھی دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک پہل کرتے ہوئے سلام کرے اور دوسرا وعلیکم السلام کہہ کر اس کا جواب دے۔ اس ناول میں منوا چوکیدار مولوی صاحب سے سلام کرتا ہے اور مولوی صاحب وعلیکم السلام کہہ کر اسے جواب دیتا ہے۔

اُردو کے بہت سے غیر مسلم افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں نے مذہب اسلام کی بعض تعلیمات کا اپنی تحریروں میں ذکر کیا۔ کہیں یہ ذکر ایمانیات کے حوالے سے کیا گیا اور کہیں عبادات اور معاشرتی تناظر میں کیا گیا۔ ان افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں نے مسلمان کرداروں کے وسیلے سے مسلمانوں کے مذہبی عقائد کو نمایاں کرکے اپنے منصب کا درست استعمال کیا۔

اسلام عالمِ انسانیت کے حقوق کا علمبردار ہے۔ یہ دنیا کے تمام مذاہب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں معاشرے کے ہر فرد کے حقوق متعیّن کر دیے۔ انبیائے کرام اور بزرگانِ دین کی سیرت اور انداز تبلیغ نے غیر مسلم مفکرین، مصنفین اور شعراء واُدباء کی ایک بڑی تعداد کو اسلامی تعلیمات میں دلچسپی لینے پر مجبور کیا۔ بہت سے غیر مسلم اُدباء نے اسلامی تعلیمات کے بعض پہلوؤں کو اپنی تحریروں میں مناسب مقام دے کر اس بات کا ثبوت دیا کہ اچھا قلم کار حقائق کے بیان میں کسی قسم کے تعصب سے کام نہیں لیتا اور یہی وجہ ہے کہ ان کا یہ کام دوسرے مذاہب میں بھی اہمیت کا حامل بن جاتا ہے۔

حوالہ جات

(۱) اورنگ زیب اعظمی، مقدمہ مترجم، مشمولہ، ہندو علماء و مفکرین کی قرآنی خدمات، مترجم، اورنگ زیب اعظمی، نائس پرنٹنگ پریس، خوریجی خاص، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص: ۷

(۲) وزیر حسن، ہندو علماء و مفکرین کی قرآنی خدمات، مترجم اورنگ زیب اعظمی، نائس پرنٹنگ پریس، خوریجی خاص، نئی دہلی، ۲۰۰۴، ص: ۲۴

(۳) پرکاش دیو، حضرت محمد ﷺ، بیورو آف اسلامک پبلی کیشنز، حیدر آباد، آندھرا پردیش، س ن، ص: ۵۱

(۴) پرکاش دیو، حضرت محمد ﷺ، ص: ۱۷

(۵) پروفیسر فاروق احمد، مضمون نعت گویان غیر مسلم، مشمولہ نعت گویان غیر مسلم، آئی۔ بی۔ ایس۔ بک سٹور، دریا گنج، نئی دہلی، ص: ۱۸

(۶) دیپک بُدکی، اُردو کے غیر مسلم افسانہ نگار، میزان پرنٹرز، سرینگر کشمیر، ۲۰۱۷ء، ص: ۱۷

(۷) شکیل احمد سلفی، مضمون نعت گویان غیر مسلم کا تذکرہ منظوم تحقیق کا ایک نیاب، مشمولہ نعت گویان غیر مسلم، ص:۲۴

(۸) کرشن چندر، ان داتا، اروالی پبلشرز، ۴وجے مارکیٹ رجاپور، دہلی، ۲۰۰۴ء ص:۴۳

(۹) کرشن چندر، ان داتا، ص:۴۶

(۱۰) کرشن چندر، ان داتا، ص:۵۱

(۱۱) ہمت رائے شرما، ہندو مسلمان، نعمانی پریس، دہلی، ۱۹۸۰ء، ص:۳۳

(۱۲) ہمت رائے شرما، ہندو مسلمان، ص:۶۳

(۱۳) پنڈت رتن ناتھ سرشار، فسانۂ آزاد، برٹی آرٹ پریس، دریا گنج، دہلی، ۱۹۷۰ء، ص:۱۱ تا ۳۱

(۱۴) پریم چند، پردۂ مجاز، مشمولہ کلیات پریم چند ۵، مرتبہ مدن گوپال، لاہوتی پرنٹ ایڈس، دہلی، ۲۰۰۲ء، ص:۲۳

(۱۵) پریم چند میدانِ عمل، جیدّ برقی پریس، دہلی، ۱۹۴۳ء، ص:۱۲۵۔

(۱۶) کرشن چندر، شکست، فوٹو آفیسٹ پریس، دہلی، ۱۹۸۰ء، ص:۲۷

(۱۷) اوپندر ناتھ اشک، برف کا درد، بیری آرٹ پریس، دریا گنج، دہلی، س ن، ص:۸،۹

(۱۸) اوپندر ناتھ اشک، برف کا درد، ص:۹

(۱۹) ایضاً

(۲۰) ایضاً

(۲۱) اوپندر ناتھ اشک، برف کا درد، ص:۱۰

(۲۲) اوپندر ناتھ اشک، برف کا درد، ص:۱۰،۱۱

(۲۳) اوپندر ناتھ اشک، برف کا درد، ص:۱۱

(۲۴) کشمیر لال ذاکر، کرماں والی، موڈرن پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، ۱۹۸۰ء، ص:۲۸

(۲۵) ایضاً

(۲۶) ہر چرن چاولہ، بھٹکے ہوئے لوگ، آدتیہ آفسیٹ پریس نئی دہلی، ۱۹۸۴ء، ص:۳۱

(۲۷) جوگندر پال، خواب رو، کلاسیکل پرنٹرز، دہلی، ۱۹۹۱ء، ص:۸